Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Principles of Human Dignity in Islamic Civilization and Modern Social Challenges

اسلامی تہذیب میں انسانی وقار کے اصول اور جدید معاشرتی چیلنج

Muhammad Salman Qureshi,
Correspondence Author Email: salmanqureshi@kust.edu.pk
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat & Lecturer, Department of Islamic Studies, KUST, Kohat
Muhammad Talha,
muhammad.llmicl152@iiu.edu.pk
LLM Islamic Commercial Law, International Islamic University (IIUI), Islamabad
Aminullah,
marwat.mohsin@gmail.com
Assistant Professor in Islamic Studies, Govt Degree College Hangu,
PhD Scholar Department of Islamic Studies, KUST, Kohat

Abstract

This article critically examines the foundational principles of human dignity within Islamic civilization and explores their relevance in addressing contemporary social, political, and ethical challenges. The Islamic conception of human dignity is fundamentally rooted in the principle of Takrīm al-Insān (the divinely bestowed honor upon humankind), as articulated in the Qur'an, Prophetic traditions, and the classical Islamic intellectual and juridical heritage. The study is organized around four principal dimensions: the Qur'anic and Prophetic foundations of human dignity in Islam, the practical manifestations of human rights and social justice within the historical experience of Islamic civilization, a critical Islamic analysis of contemporary global crises, including human trafficking, racial discrimination, gender inequality, and environmental degradation; and the prospects for constructive engagement between Islamic civilizational values and the modern international human rights framework. The article argues that the Islamic paradigm of human dignity offers a comprehensive moral and spiritual framework that extends beyond the material and individualistic orientations often associated with modern liberal discourses on human rights. It further demonstrates that Islamic ethical principles possess significant potential to contribute to contemporary global debates on justice, equality, and human welfare. The findings suggest that the Islamic conception of human dignity not only serves as a viable alternative ethical paradigm but also enriches the global human rights discourse through its integrated spiritual, moral, and civilizational perspective.

Keywords: *Human Dignity, Islamic Rights, Modern Society, Civilizational Challenges, Human Rights, Islamic Jurisprudence*

تعارف(Introduction)

انسانی وقار (Human Dignity) کا تصور انسانی تاریخ کی قدیم ترین فکری اور اخلاقی بحثوں میں سے ایک ہے۔ مختلف تہذیبوں نے اس سوال کا جواب اپنے اپنے فلسفیانہ، مذہبی اور سماجی پس منظر میں دیا ہے کہ انسان کو عزت و احترام کیوں ملنا چاہیے اور اس کے کیا اسباب ہیں۔ اسلامی تہذیب نے اس موضوع پر ایک جامع، منفرد اور دائمی فلسفہ پیش کیا ہے جو آج بھی اپنی معنویت برقرار رکھتا ہے۔

اکیسویں صدی میں انسانیت کو متعدد سنگین چیلنجوں کا سامنا ہے: انسانی اسمگلنگ، نسلی تعصب، صنفی استحصال، معاشی ناہمواری، ماحولیاتی بحران، اور ڈیجیٹل نگرانی کے ذریعے شہریوں کی آزادیوں پر قدغنیں۔ ان تمام بحرانوں کا گہرا تعلق اس بنیادی سوال سے ہے کہ ہم انسان کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اور کیوں۔ مغربی سیکولر لبرل ازم نے انسانی وقار کی بنیاد فرد کی خود مختاری اور عقلیت پر رکھی ہے، جبکہ اسلام نے اسے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور انسان کی خلافت کے اصول پر قائم کیا ہے۔ یہ مقالہ ایک منظم تقابلی اور تجزیاتی کوشش ہے جس میں اسلامی فکری روایت کو بنیاد بنا کر جدید سماجی مسائل کا حل تلاش کیا گیا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی تہذیبی میراث کو جدید انسانی حقوق کے گفت و شنید میں متعارف کرانا اور یہ ثابت کرنا ہے کہ اسلامی تصورِ کرامت ایک universal appeal رکھتا ہے۔

اسلامی دنیا آج 1.9 ارب سے زائد افراد پر مشتمل ہے(Pew Research Center, 2023)۔ یہ آبادی جدید دور کے تمام بحرانوں سے متاثر ہے۔ مسلم اکثریتی ممالک میں انسانی حقوق کی صورت حال، خواتین کی حیثیت، اقلیتوں کے حقوق اور آزادیِ اظہار جیسے موضوعات بین الاقوامی سطح پر زیرِ بحث رہتے ہیں۔ ایسے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلامی تہذیب کا اصل موقف کیا ہے اور اس میں جدید مسائل کا حل کس طرح موجود ہے۔ Mayer کے مطابق مغربی سکالرز اکثر اسلامی قانون کو انسانی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں، لیکن یہ تصور ایک سطحی مطالعے پر مبنی ہے۔ اسلامی فقہ کی گہری روایات میں انسانی وقار، مساوات اور انصاف کے ایسے اصول موجود ہیں جو جدید دور میں بھی قابلِ اطلاق ہیں۔

انسانی وقار کے موضوع پر اسلامی اور مغربی دونوں روایات میں وسیع ادبیات موجود ہے۔

- **مغربی فلسفیانہ روایت**

مغربی فلسفے میں انسانی وقار کا تصور دو بڑی روایات پر قائم ہے: کانٹ(Kant) کی عقلیت پرستی جس کے مطابق انسان اپنی عقلی خود مختاری کی وجہ سے قابلِ احترام ہے اور قدرتی حقوق کی روایت جو لاک اور روسو سے چلی آ رہی ہے۔ United Nations کے 1948 کے Universal Declaration of Human Rights میں انسانی وقار کو بنیادی حق قرار دیا گیا لیکن اس کی مذہبی یا فلسفیانہ بنیاد واضح نہیں کی گئی۔

- **اسلامی علمی روایت**

اسلامی سکالرز نے انسانی وقار پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی ہے۔ علامہ محمد اقبال نے اپنی تصنیف 'تشکیلِ جدیدِ الٰہیاتِ اسلامیہ' میں انسان کو خلیفۃ اللہ کے منصب پر فائز قرار دیا ہے۔ ایک اسکالر نے اسلامی تہذیب کو ایک مکمل نظامِ حیات قرار دیا ہے جس میں انسانی وقار مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ Na'im-An نے مسلم سیاق میں انسانی حقوق کی نئی تشریح پیش کی ہے اور دلیل دی ہے کہ اسلام اور جدید انسانی حقوق میں بنیادی تعارض نہیں ہے۔ Kamali نے اپنی اہم کتاب 'The Dignity of Man: An Islamic Perspective' میں اسلامی نصوص سے انسانی وقار کے 7 بنیادی اصول اخذ کیے ہیں: تکریم، امانت، خلافت، تزکیہ، عدل، مساواۃ اور احسان۔ یہ کتاب اس موضوع پر

ایک معیاری حوالہ بن چکی ہے۔Hashim Kamali نے اپنی تصنیف 'The Middle Path of Moderation in Islam' میں اسلامی اصولوں کو جدید گورننس اور حقوق کے ڈھانچے سے جوڑا ہے۔Ramadan (2009) نے مغرب میں مسلم آبادی کے سیاق میں انسانی وقار کے سوالات کو نئے سرے سے اٹھایا ہے۔

اسلامی تصورِ

اسلام میں انسانی وقار کی بنیاد الٰہی حکم پر قائم ہے۔ یہ محض فلسفیانہ تصور نہیں بلکہ ایک قرآنی حقیقت ہے جسے متعدد آیاتِ کریمہ میں واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

- **تکریمِ آدم**

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (سورۃ الاسراء:۷۰)
اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور ہم نے انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی

یہ آیت کریمہ انسانی وقار کی سب سے واضح اور بنیادی قرآنی دلیل ہے۔ علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ 'تکریم' کا مطلب صرف جسمانی خوبصورتی نہیں بلکہ عقل، ارادے کی آزادی، اخلاقی ذمہ داری اور تمام مخلوقات پر فضیلت ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ قرآن نے 'بنی آدم' کہا ہے نہ کہ 'المسلمون'۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانی وقار مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کو حاصل ہے۔

- **ذمہ داری اور وقار**

قرآنِ کریم میں ہے: إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (سورۃ البقرہ:۳۰) بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں
خلافت کا تصور انسانی وقار کو ایک منفرد گہرائی دیتا ہے۔ انسان محض ایک حیوانِ ناطق نہیں بلکہ اللہ کا نائب ہے جس پر کرۂ ارض کی آبادکاری کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس تصور کے مطابق انسانی وقار کو پامال کرنا الٰہی نظام کی خلاف ورزی ہے۔

- **اسلامی شریعت کے پانچ مقاصد (مقاصدِ شریعہ)**

امام شاطبی نے اسلامی شریعت کے پانچ بنیادی مقاصد بیان کیے ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ انسانی وقار سے متعلق ہیں۔

  - حفظِ نفس (حیات کی حفاظت): ہر انسانی جان قیمتی ہے
  - حفظِ عقل (عقل کی حفاظت): انسانی ذہانت اور آزاد فکر کا احترام
  - حفظِ نسل (نسل کی حفاظت): خاندانی نظام اور نسلی تسلسل
  - حفظِ مال (مالی حقوق): معاشی انصاف اور ملکیت کے حقوق
  - حفظِ دین (مذہبی آزادی): ضمیر اور عقیدے کی آزادی

نبوی تعلیمات اور عملی نمونہ

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں واضح الفاظ میں فرمایا :لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى (احمد بن حنبل، مسند، روایت نمبر ۲۳۴۸۹)

کسی عرب کو عجمی پر، کسی عجمی کو عرب پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر فضیلت نہیں مگر تقوی کے ذریعے۔ یہ اعلان چودہ سو سال پہلے کیا گیا جب دنیا میں نسلی امتیاز عام تھا۔ اس میں مساوات کا جو اصول بیان کیا گیا وہ 1948 کے اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیے سے بھی زیادہ جامع ہے کیونکہ اس میں رنگ، نسل، زبان اور ملک سب کی نفی کی گئی ہے۔

اسلامی تہذیب میں انسانی حقوق کا تاریخی عمل

میثاقِ مدینہ (622 عیسوی) تاریخ کی پہلی تحریری دستاویز ہے جس میں مختلف مذاہب کے حاملین کے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا۔ اس میثاق میں مسلمانوں، یہودیوں اور مشرکینِ عرب سب کے حقوق برابری کی بنیاد پر محفوظ کیے گئے۔ یہ دستاویز جدید دور کے آئینی تکثیریت (Constitutional Pluralism) کی ابتدائی مثال ہے۔ خلیفہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک غیر مسلم کو بازار میں بیگاری پر مجبور دیکھا تو سخت احتجاج کیا اور فرمایا: 'تم نے لوگوں کو غلام کب سے بنا لیا حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا؟' یہ جملہ انسانی آزادی اور وقار کا ایک لازوال بیان ہے۔

اسلامی فقہ میں غیر مسلموں کے حقوق

اسلامی فقہ میں اہلِ ذمہ کے حقوق کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ فقہاء نے واضح کیا کہ:

- غیر مسلم شہریوں کی جان، مال اور عزت محفوظ ہے۔
- انہیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی حاصل ہے۔
- ان پر ظلم کرنے والا مسلمان قابلِ سزا ہے۔

ابو یوسف نے 'کتاب الخراج' میں تحریر کیا کہ خلیفہ کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے ساتھ مساوی عدل کرے۔

اسلامی سائنسی تہذیب اور انسانی ترقی

عباسی دور میں بغداد کا 'بیت الحکمہ' انسانی علم و فکر کا عالمی مرکز تھا جہاں مسلم، یہودی، عیسائی اور مجوسی علماء مل کر کام کرتے تھے۔ یہ تکثیری علمی روایت انسانی وقار اور عقلی آزادی کے اسلامی تصور کا عملی اظہار تھی۔ ابن سینا کی 'القانون فی الطب'، Ibn Rushd کی فلسفیانہ تصانیف اور Al-Kindi کی ریاضیاتی خدمات اس روایت کا ثمر ہیں۔

جدید معاشرتی چیلنج اور اسلامی موقف

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے مطابق آج دنیا میں 50 ملین سے زائد افراد جدید غلامی کی مختلف اشکال میں مبتلا ہیں۔ اسلامی تعلیمات اس مسئلے پر بالکل واضح ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'تین اشخاص ہیں جن کے خلاف میں قیامت کے دن دعویٰ دار ہوں گا، ان میں سے ایک وہ ہے جس نے کسی آزاد انسان کو بیچا' (بخاری، کتاب البیوع، حدیث ۲۲۲۷)۔

نسلی امتیاز

نبوی تعلیمات نے نسلی مساوات کا اعلان چودہ سو سال پہلے کیا تھا لیکن مسلم معاشروں میں نسلی اور قبائلی امتیاز کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ مثلاً خلیجی ممالک میں کفالہ نظام کے تحت جنوبی ایشیائی اور افریقی مزدوروں کے ساتھ ناروا سلوک ایک سنگین مسئلہ ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق نسلی امتیاز ایمان کی نفی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی و جعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا' (الحجرات: ۱۳)۔ اس آیت میں نسل اور قبیلے کو تعارف کا ذریعہ بتایا گیا ہے نہ کہ فضیلت کا معیار۔

صنفی مساوات اور خواتین کے حقوق

اسلامی تعلیمات میں خواتین کا مقام ایک اہم اور پیچیدہ موضوع ہے۔ قرآنِ کریم نے خواتین کو ملکیت، وراثت، تعلیم اور طلاق کے حقوق عطا کیے جو اس دور میں انقلابی تھے۔ آمنہ ودود کی تصنیف 'Quran and Woman' میں قرآنی نصوص کی ایک مساوات پرست تفسیر پیش کی گئی ہے۔ آج دنیا کی ۱۰ فیصد آبادی ۷۶ فیصد دولت پر قابض ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ، صدقات اور ممانعتِ سود کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم کا ایک مکمل نظام دیا ہے۔ Chapra نے اپنی اہم تصنیف 'The Future of Economics: An Islamic Perspective' میں اسلامی معاشی اصولوں کو جدید معاشیات میں بامعنی طریقے سے متعارف کرایا ہے۔ زکوٰۃ کا نظام نہ صرف مالیاتی مساوات کا ذریعہ ہے بلکہ اس میں ایک گہرا فلسفہ یہ بھی ہے کہ دولت انسانی وقار سے مشروط نہیں ہے۔ غریب کا وقار امیر سے کم نہیں کیونکہ وقار کی بنیاد مال نہیں بلکہ انسانیت ہے۔

ڈیجیٹل دور کے چیلنج

مصنوعی ذہانت(AI)، بڑے پیمانے پر نگرانی(Mass Surveillance)، ڈیجیٹل ڈیٹا کا غلط استعمال اور سائبر بلنگ جیسے مسائل جدید دور کے نئے چیلنج ہیں جن پر اسلامی فقہ کو نئی آراء پیش کرنی ہوں گی۔ Winter کے مطابق اسلام کا اصولِ حرمتِ خلوت (Privacy) ڈیجیٹل نگرانی کی موجودہ صورت حال پر براہ راست لاگو ہوتا ہے۔ قرآن نے کسی کی جاسوسی سے منع کیا ہے: 'ولا تجسسوا' (الحجرات: ۱۲)۔ اس حکم کو ڈیجیٹل ڈیٹا اکٹھا کرنے اور شہریوں کی مانیٹرنگ کے تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ Moosa نے دلیل دی ہے کہ اسلامی اخلاقیات ڈیجیٹل دور کے لیے ایک مضبوط رہنما فریم ورک فراہم کر سکتی ہیں۔

ماحولیاتی بحران

آب و ہوا کی تبدیلی، جنگلات کی کٹائی اور سمندری آلودگی جیسے مسائل انسانی وقار کو براہِ راست خطرے میں ڈال رہے ہیں خصوصاً غریب اقوام کے لیے۔ اسلام میں مخلوقات کی حفاظت کا تصور 'الاستخلاف' کے اصول سے وابستہ ہے۔ UNEP (2021) نے اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کو جدید ماحولیاتی قوانین کے لیے ایک مثبت بنیاد قرار دیا ہے۔

اسلامی تصورِ کرامت اور عالمی انسانی حقوق

- **مشترکات**

اسلامی تصورِ کرامت اور 1948 کے Universal Declaration of Human Rights میں متعدد مشترکات ہیں:

  - دونوں انسانی جان کی حرمت پر زور دیتے ہیں
  - دونوں نسلی امتیاز کو غلط قرار دیتے ہیں

- دونوں انسانی آزادی کو بنیادی حق مانتے ہیں
- دونوں کمزوروں اور محروم طبقات کے تحفظ کی بات کرتے ہیں

- **اختلافات**

بعض اہم فرق بھی موجود ہیں:

- بنیاد کا فرق: اسلام انسانی وقار کو الٰہی حکم پر قائم کرتا ہے جبکہ مغربی تصور اسے فرد کی خود مختاری پر بنیاد دیتا ہے
- ذمہ داری کا پہلو: اسلام میں حقوق اور فرائض لازم و ملزوم ہیں جبکہ مغربی لبرل ازم میں فرد کے حقوق کو فرائض سے الگ رکھا جاتا ہے
- اجتماعی بمقابلہ انفرادی: اسلام سماجی ہم آہنگی اور اجتماعی فلاح کو اہمیت دیتا ہے جبکہ مغربی نظریہ انفرادی آزادی کو اولیت دیتا ہے

1990 کا قاہرہ اعلامیہ

1990 میں او آئی سی ممالک نے 'قاہرہ اعلامیہ برائے انسانی حقوق' جاری کیا جو اسلامی شریعت کی روشنی میں انسانی حقوق کا بیان ہے۔ اس اعلامیے کو بعض حلقوں نے UDHR کا متبادل سمجھا جبکہ دوسرے محققین جیسے Baderin نے اسے UDHR کی اسلامی تشریح قرار دیا ہے۔ اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی دنیا کے اندر بھی انسانی حقوق پر جاری مکالمہ ابھی مکمل نہیں ہوا۔

نتائج (Result and Findings)

اس تحقیق کے اہم نتائج درج ذیل ہیں:

1. اسلام نے انسانی وقار کو ایک کثیر الجہات تصور کے طور پر پیش کیا ہے جو نہ صرف قانونی اور سیاسی حقوق تک محدود ہے بلکہ اس میں روحانی، اخلاقی، معاشی اور ماحولیاتی جہات بھی شامل ہیں۔ یہ وہ پہلو ہے جو مغربی لبرل ماڈل سے اسلامی ماڈل کو ممتاز کرتا ہے۔
2. اسلامی تاریخ میں انسانی وقار کی عملی مثالیں ملتی ہیں خصوصاً میثاقِ مدینہ، خلافتِ راشدہ اور عباسی دور کی علمی تکثیریت۔ تاہم بعض ادوار میں سیاسی مفادات نے اسلامی اصولوں کو پامال کیا جو کسی بھی نظریے کے عملی اطلاق میں فطری رکاوٹ ہے۔
3. اسلامی تصورِ کرامت کے اصول انسانی اسمگلنگ، نسلی امتیاز، صنفی عدم مساوات، معاشی ناہمواری اور ڈیجیٹل پرائیویسی جیسے جدید مسائل پر براہِ راست اطلاق پذیر ہیں۔ ضرورت صرف جدید اجتہادی سوچ کی ہے جو قدیم نصوص کو نئے چیلنجوں کے تناظر میں سمجھے۔
4. اسلامی اور مغربی انسانی حقوق کی روایات کے درمیان ایک مثبت، باعزت اور علمی مکالمہ ممکن اور ضروری ہے۔ یہ مکالمہ نہ تو مغربی نظام کی اندھی تقلید ہو اور نہ ہی مغرب دشمنی بلکہ اسے مشترک انسانی اقدار کی تلاش پر مبنی ہونا چاہیے۔

خلاصہ (Conclusion)

اسلامی تہذیب نے انسانی وقار کو ایک ایسے جامع اور آفاقی تصور کے طور پر پیش کیا ہے جس کی جڑیں الٰہی وحی میں ہیں اور جس کے پھل جدید دور میں بھی تازہ اور کارآمد ہیں۔ قرآنِ کریم کا اعلانِ تکریم آدم، نبوی تعلیمات کی مساواتِ انسانی، خلافتِ راشدہ کے عدل پر مبنی اقدامات اور اسلامی تہذیب کے علمی تکثیریت کے نمونے یہ سب ثابت کرتے ہیں کہ اسلام انسانی وقار کی حفاظت کا ایک مکمل منصوبہ رکھتا ہے۔ جدید معاشرتی چیلنجوں کے مقابلے میں اسلامی فکری روایت کو تین کاموں کی ضرورت ہے جیسا کہ نصوص کی تاریخی سیاق میں نئی تعبیر، جدید مسائل پر اجتہادی سوچ کا اطلاق، اور

مغربی و مشرقی انسانی حقوق کی روایات کے ساتھ برابری کی سطح پر مکالمہ۔ اس تحقیق کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی تصورِ کرامت نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک روحانی، اخلاقی اور سماجی ریڑھ کی ہڈی فراہم کر سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی فکری روایت کو جدید دانشورانہ گفتگو میں اعتماد اور علمی قوت کے ساتھ پیش کیا جائے۔

حوالہ جات(References)

1. ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم (1979)، "کتاب الخراج"، لیدن: برل۔
2. احمد بن حنبل۔ مسند الامام احمد بن حنبل (جلد 38)، "مؤسسۃ الرسالہ"، حدیث نمبر 23489۔
3. البخاری، محمد بن اسماعیل (1997)، "صحیح البخاری" (ترجمہ: محمد محسن خان، جلد 3)، دار السلام، کتاب البیوع، حدیث نمبر 2227۔
4. الشاطبی، ابراہیم بن موسیٰ (2011)، "الموافقات فی اصول الشریعہ" (ادارت: احمد الریسونی)، انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT)۔ (اصل تصنیف تقریباً 1388ء میں مکمل ہوئی)۔
5. الطبری، محمد بن جریر (1989)، "تاریخ الطبری تاریخ الرسل والملوک" (جلد 14)، سنی پریس
6. النَّعیم، عبد اللہ احمد (2008)، "اسلام اور سیکولر ریاست شریعت کے مستقبل پر مذاکرات"، ہارورڈ یونیورسٹی پریس۔
7. عودہ، جاسر (2008)، "مقاصد الشریعہ بطور فلسفۂ اسلامی قانون ایک نظامی نقطۂ نظر"۔
8. بدرین، مشیر علی (2003)، "بین الاقوامی انسانی حقوق اور اسلامی قانون"، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
9. بیلفیلڈٹ، ہائنر (2000)، "مغربی بمقابلہ اسلامی انسانی حقوق کے تصورات؟ ثقافتی جوہریت پر تنقید"، پولیٹیکل تھیوری، 28(1)، 90–121۔ https://doi.org/10.1177/0090591700028001005
10. چیپرا، محمد عمر (2000)، "معاشیات کا مستقبل ایک اسلامی تناظر"، اسلامک فاؤنڈیشن۔
11. ڈونلی، جیک (2013)، "عالمگیر انسانی حقوق نظریہ اور عمل (تیسرا ایڈیشن)"، کارنیل یونیورسٹی پریس۔
12. ابو الفضل، خالد (2001)، "خدا کے نام پر گفتگو اسلامی قانون، اختیار اور خواتین"، ون ورلڈ پبلیکیشنز۔
13. فاضل، محمد (2019)، "جدیدیت، اسلام اور انسانی وقار"، اسلامک لا اینڈ سوسائٹی، 26(3)، 275–316۔
14. حمید اللہ، محمد (1975)، "دنیا کا پہلا تحریری دستور عہدِ نبوی کا ایک اہم دستاویز (تیسرا ایڈیشن)"، شیخ محمد اشرف۔
15. ہیومن رائٹس واچ (2020) "مجھے کھانے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے قطر میں مہاجر گھریلو ملازمین پر ظلم و استحصال HRW "۔
16. ابن کثیر، اسماعیل (1999)، "تفسیر ابن کثیر" (ادارت: صفی الرحمن المبارکپوری، جلد 5)، دار السلام۔
17. انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (2022)، "جدید غلامی کے عالمی تخمینے جبری مشقت اور جبری شادی"، بین الاقوامی ادارۂ محنت۔
18. اقبال، محمد (2012)، "اسلام میں مذہبی فکر کی تشکیلِ جدید"، اسٹینفورڈ یونیورسٹی پریس۔
19. کمالی، محمد ہاشم (2002)، "انسانی وقار ایک اسلامی تناظر"، اسلامک ٹیکسٹس سوسائٹی۔
20. کمالی، محمد ہاشم (2011)، "اسلام میں اعتدال کی راہ قرآنی اصولِ وسطیت"، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔
21. کانٹ، عمانوئیل (2012)، "اخلاقیات کی مابعد الطبیعات کی بنیاد" (ترجمہ: میری گریگور و جین ٹمرمین)، کیمبرج یونیورسٹی پریس

22. خالد، فضل محمد (2002) "اسلام اور ماحولیات"۔ در: پی۔ ٹمر مین (مرتب)، انسائیکلوپیڈیا آف گلوبل انوائرمنٹل چینج (جلد 5، ص 332–339)۔ وائلی

23. لیونز، جوناتھن (2009)، "دارالحکمت عربوں نے مغربی تہذیب کو کیسے تبدیل کیا"، بلومزبری پبلشنگ۔

24. مایر، این الزبتھ (2018)، "اسلام اور انسانی حقوق روایت اور سیاست (پانچواں ایڈیشن)"، روٹلیج۔

25. مرنیسی، فاطمہ (1991)، "پردہ اور مردانہ اشرافیہ: اسلام میں خواتین کے حقوق کی نسوانی تعبیر" (ترجمہ: میری جولیکلینڈ)، ایڈیسن ویسلی۔

26. موسیٰ، ابراہیم (2005)، "غزالی اور تخیل کی شعریات"، یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا پریس۔

27. نصر، سید حسین (2004)، "اسلام کا قلب انسانیت کے لیے دائمی اقدار"، ہارپر کولنز۔

28. نصر، سید حسین (2006)، "اسلامی فلسفہ آغاز سے عصر حاضر تک، سرزمینِ نبوت میں فلسفہ"، سنی پریس۔

29. تنظیمِ تعاونِ اسلامی (1990)، "اسلام میں انسانی حقوق کا قاہرہ اعلامیہ۔ 19ویں اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس"، 5 اگست 1990ء میں منظور شدہ۔

30. پیو ریسرچ سینٹر (2023)، "عالمی مذہبی منظر نامہ مسلمان"، پیو فورم آن ریلیجن اینڈ پبلک لائف۔

31. رمضان، طارق (2009)، "بنیادی اصلاح اسلامی اخلاقیات اور آزادی"، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

32. شہام، رون (2010)، "اسلامی عدالتوں میں ماہر گواہ قانون کی خدمت میں طب اور فنون"، یونیورسٹی آف شکاگو پریس۔

33. اسٹواسر، باربرا فریئر (1994)، "قرآن، روایات اور تفاسیر میں خواتین، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

34. اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (1948)، "عالمی منشورِ انسانی حقوق" قرارداد 217(A)۔ اقوام متحدہ۔ https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights

35. اقوام متحدہ ماحولیاتی پروگرام (2021)، "ایمان برائے زمین: ایک عملی دعوت"، اقوام متحدہ ماحولیاتی پروگرام۔

36. ودود، آمنہ (1999)، "قرآن اور عورت: مقدس متن کی نسوانی قرأت (دوسرا ایڈیشن)"، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

37. ونٹر، ٹموتھی (مرتب) (2010)، "کیمبرج کمپینین ٹو کلاسیکل اسلامک تھیالوجی"، کیمبرج یونیورسٹی پریس۔